

ایک سخت بے حرمتی
 نمبر 3404
 ایک موعظہ
 جمعرات، 30 اپریل 1914 کو شائع شدہ
 سی۔ ایچ۔ اسپر جن کی طرف سے
 میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن میں بیان کیا گیا

"اور انہوں نے اُس پر تھوکا."
 متی 30:27

پچھلی شب اُس نے "گویا خون کے بڑے بڑے قطرے زمین پر گرتے پسینہ بہایا"۔ وہ مبارک چہرہ، جو "آدمزادوں کے سب بیٹوں سے زیادہ حسین" تھا، بے نظیر کرب اور غم سے بگڑ گیا۔ اُس رات اُسے ذرا دم نہ ملا۔ اُسے ایک عدالت سے دوسری عدالت گھسیٹا گیا۔ پہلے وہ سردار کابنوں کی انجمن کے آگے لایا گیا، پھر پیلاطس کے حضور کھڑا کیا گیا، اور اب، ایک جھوٹی عدالت کے فریب کے بعد، سپاہیوں کے حوالہ کر دیا گیا تاکہ صلیب دینے سے پہلے اُس کا ٹھٹھا اڑائیں۔ وہی ہے — جہان کا فدیہ دینے والا، مدتوں سے منتظر مسیحا — مجرم ٹھہرایا گیا، بغاوت کا الزام دیا گیا، کفر کے جرم میں موت کے حوالہ کر دیا گیا

کیا تم اُسے دیکھتے ہو؟ وہ ایک پرانی کرسی لاتے ہیں اور اُسے تخت کہتے ہیں۔ کائنات کے بادشاہ کو اُس پر بٹھاتے ہیں۔ اُس کے ہاتھ میں ایک سرکنڈا دیتے ہیں تاکہ سنہری عصا کا مذاق اڑائیں، جس کے لمس سے بغاوت کرنے والے باربا معافی پا چکے تھے۔ اب وہ اُس کے سامنے جھوٹا سجدہ کرتے ہیں۔ مگر اُن کی یہ عبادت کیا ہے؟ رُسوا کرنے والے طعن و تشنیع کا کھیل۔ اُس کی بادشاہی کا مذاق اڑانے کے بعد اب اُس کی نبوت کی تضحیک کرتے ہیں۔ اُسے آنکھوں پر پٹی باندھ کر منہ پر طمانچے مارتے ہیں، کوئی ایک طرف سے، کوئی دوسری طرف سے۔ ہتھیلیوں سے اُس کے رخسار پر مارتے ہیں، اُس کے بال نوچتے ہیں، اور پھر اپنی جہالت میں کہتے ہیں، "نبوت کر! کس نے تجھے مارا؟" "کس نے تیرے بال نوچے؟" "کس نے تیرے رخسار پر طمانچہ مارا؟"

پھر بھی اس پر بس نہیں۔ وہ پٹی کھول دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے۔ کیا منظر ہے اُس کے سامنے! ہر قسم کے چہرے اُس کا مذاق اڑاتے، زبانیں نکالتے، رخسار پھلاتے، اپنی گھٹیا لغت کے بدترین القاب اُس پر نچھاور کرتے۔ عام حقارت پر بس نہ کرتے ہوئے اُسے "سب چیزوں کا کوڑا کرکٹ" گردانتے ہیں۔ وہ نام جو وہ کسی گتے کو نہ دیتے، اُس پر تھوپ دیتے ہیں۔

پھر آخر کار اپنی خباثت کو کمال تک پہنچاتے ہیں — اُس کے منہ پر تھوکتے ہیں! وہ آنکھیں، جو آسمان کو شادمان کرتی ہیں اور فرشتوں کو مسرور، اب ان شریر سپاہیوں کی رال سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ اُس کے رخسار پر یہ نجاست بہہ رہی ہے۔ وہ ہیبت ناک پیشانی، جس کے اشارہ یا جنبش سے ابدی فیصلے آشکار ہوتے ہیں، اُن بدنصیبوں کی تھوک سے داغدار ہے، جنہیں اُسی کے باتھوں نے بنایا، اور جنہیں اگر چاہتا تو پلک جھپکتے میں ابدی ہلاکت میں ڈال دیتا

جب میں اِس پر غور کرتا ہوں تو میری جان غم سے بھر جاتی ہے۔ یہ تصور ہی مجھے لرزا دیتا ہے کہ یسوع مسیح پر کسی انسان نے تھوکا! کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیسا چہرہ تھا جس پر یہ سپاہی تھوک رہے تھے؟ او، میں تمہیں اُس کا بیان سناؤں — ایک ایسا جس نے اُسے چاہا اور خوب پہچانا: "میرا محبوب گورا... اور اُس کا چہرہ نہایت حسین ہے" (غزل الغزلات 5:10)۔ اور یہی وہ مبارک چہرہ تھا جس پر یہ درشت سپاہی اپنی غلاظت انڈیلنے لگے

اے مسیح کی کلیسیا! کیا کبھی ایسا غم تجھ پر آیا کہ تیرا شوہر یوں بے عزت کیا جائے، اور وہ بھی تیرے ہی خاطر؟ کیا کبھی ایسی محبت ہوئی کہ وہ تیری خاطر یہ بے حرمتی سہے؟ فرشتے اُس کے تخت کے گرد جمع ہو کر اُس کے حسین چہرہ کی جھلک دیکھنے کے مشتاق رہتے ہیں۔ جب وہ پیدا ہوا تو بیت لحم کے آخور میں آ کر اُس معصوم چہرہ کو دیکھتے رہے۔ اُس کے غمگین سفر کی ہر منزل میں وہ "فرشتوں کو نظر آیا"۔ اُن کی نگاہ کبھی اُس سے نہ ہٹی، کیونکہ ایسا دلاویز چہرہ انہوں نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ جب انہوں نے اپنے خُداوند کو دیکھا ہو گا، کیا وہ اپنے بازو نہ پھیلاتے تاکہ اُس چہرہ کو ڈھانپ کر بچا لیں؟ کیا اُن کے مقدس دلوں میں قہر نہ بھرا ہو گا؟ کیا اگر انہیں غم کا علم ہوتا تو وہ غم سے نہ بھر جاتے جب انہوں نے دیکھا کہ یہ ناپاک تھوک اُس منہ پر بہہ رہی ہے جو "نہایت شیریں" ہے، اُن آنکھوں سے ٹپک رہی ہے جو "پانی کے کنارے فاختہ کی آنکھوں کی

مانند" ہیں، اُن رخساروں کو داغدار کر رہی ہے جو "خوشبو دار پودوں کی کیاریوں" کی مانند ہیں، اور اُن لیوں کو آلودہ کر رہی ہے جو "سوسنوں کی مانند ہیں اور گندم کی خوشبو ٹپکاتے ہیں۔"

یہ ایک ایسا مضمون ہے جس پر میں غور تو کر سکتا ہوں، مگر بیان نہیں۔ جب تک تمہاری جان زخمی خُداوند کے قریب نہ ہو، جب تک روح القدس تمہیں اُس کا ایک قریبی، دل رُبا، خاموش، روح کو سیراب کرنے والا منظر نہ دے، میں اسے تمہارے دل پر اُتار نہیں سکتا۔ جیسے میں چراغ سے سورج دکھانے کی کوشش کروں، ویسا ہی ہے کہ میں اپنی باتوں سے تمہیں اُس سے محبت پر آمادہ کروں اگر اُس کا دیدار تمہارے دل کو گناہ پر غمگین اور اُس کی محبت پر گرم نہ کرے۔ آج رات میں بس اس ایک حقیقت پر چند خیالات پیش کرنا چاہتا ہوں:

انہوں نے اُس پر تھوکا" — اس سے انسان کی گہری بدکاری ظاہر ہوتی ہے۔ جب میں آدم کو آرام کے باغ میں دیکھتا ہوں کہ اُس ایک پھل کو لینے کے لیے ہاتھ بڑھاتا ہے جو اُس کے خُداوند نے اپنے لیے محفوظ رکھا تھا، تو میں اُس میں گناہ، تکبر، خودسری اور نہایت سنگین جرم دیکھتا ہوں۔ مگر اُس میں اتنی ہٹ دھرمی اور بے قیدی نہیں پاتا جتنی اس میں — کہ مخلوق اپنے خالق کے چہرہ پر تھوک دے! انسانی جرائم کے دفتر پر نظر ڈالتے ہوئے میں عجب کہانیاں دیکھتا ہوں کہ کس طرح انسان نے اپنے آسمانی بادشاہ کے خلاف بغاوت کی۔ اُس پہلی منحوس گھڑی سے آج تک زمین نے کیسے کیسے گناہوں کے عجائب انہیں دیکھے!

ہم نے لوٹ مار اور قتل سنے، ایسے جرائم کہ اُن کے لیے نئے نام رکھنے پڑے — بھائی کا قتل، باپ کا قتل، ماں کا قتل، جن میں رشتہ داری کا ہر تقدس پامال ہوا۔ ہم نے زنا، بدکاری اور ایسی شہوات سنی ہیں جو حیوانیت سے بھی بدتر ہیں۔ اے خُدا! انسان کس چیز پر قادر نہیں؟ اُس کے منہ سے لگام اور جیڑوں سے باگ بٹا دو تو وہ کس گہرائی تک نہ اترے گا؟ شیطان نے اپنے اندھیروں میں جتنے گندے خواب دیکھے، انسان انہیں عمل میں لا کر بولناک حقیقت بنا دیتا ہے۔

اے خُدا! میرا دل پتھر کی مانند بوجھل اور غم سے ٹوٹا ہوا ہے جب میں سوچتا ہوں کہ انسان کیا شریر مخلوق ہے۔ تُو نے اُسے فنا کیوں نہ کر دیا؟ کیوں ایسے سانپ کو اپنی تدبیر کی آغوش میں پالتا ہے؟ کیوں ایسی چوروں کی کوٹھڑی اور ناپاک پرندوں کا پنجرہ زمین پر آزاد گھوم رہا ہے؟ کیوں تُو پہاڑوں کو برباد اور وادیوں کو آگ کی راکھ سے نہ بھر دیتا؟ کیوں اس نسل کو نیست و نابود کر کے اُن کا نام عبرت نہ بنا دیتا؟

مگر اے میرے بھائیو، جتنا انسان بُرا ہے، اُس کی بُرائی کبھی اتنی نہ کھلی جتنی اُس وقت — جب اُس نے اپنی ساری کینہ پروری، غرور، شہوت، باغی دلیری اور گھناؤنی شرارت کو ایک گھونٹ میں بھر کر خُدا کے بیٹے کے منہ پر پھینک دیا! یہ ایک ایسا عمل ہے جو ہر دوسرے سے بڑھ کر ہے۔ مصلوبی کے ساتھ اور بھی انیتیں تھیں جو نہایت کینہ پرور تھیں، مگر کیا کوئی اس سے زیادہ ذلیل ہو سکتی ہے؟

جنہوں نے کیل گاڑ کر اُسے صلیب پر لٹکایا، وہ بس حکم بجا لاتے تھے۔ وہ سپاہی تھے، اور اُن کے افسران نے جو کہا، وہی کیا۔ مگر یہ فعل — یہ تو بلا جبر، بلا حکم، محض اُن کے شریر دل کی خیانت تھی۔ گناہ نے کمال کو اپنے سامنے دیکھا اور اُس کے رخسار پر تھوک دیا۔ مخلوق نے اپنے خالق کو، جو اپنی عاجزی میں اپنے آپ کو اُس کے حوالہ کر رہا تھا، دیکھا اور اُس پر تھوک کر یہ جتایا کہ وہ خُدا کی بستی ہی سے نفرت، کراہت اور بیزاری رکھتی ہے — خواہ وہ خُدا انسان کے جسم میں آ کر فدیہ دینے والا ہی کیوں نہ ہو۔

اور اب، اے میرے ہم رازو، جب تم میرے ساتھ انسانی فطرت پر شرمندہ ہو، جو اپنی بدبو دار بدکاری کو یوں جھاگ کی طرح اگل رہی ہے، تو یاد رکھو کہ یہی تمہاری فطرت ہے، اور یہی میری۔ بات کو عام طور پر نہ کہو بلکہ اپنے دل پر لاؤ۔ میں اور تم، اے میرے عزیز سننے والے، اپنی پیدائشی حالت میں اُسی قدر پست اور ردیل ہیں جتنے وہ تھے جنہوں نے ہمارے خُداوند کی یہ بے حرمتی کی۔ مجھے دور جانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اگرچہ ہم نے حقیقتاً اپنے نجات دہندہ کے چہرہ پر — اُس درد و غم سے داغدار محبوب چہرہ پر — تھوکا نہیں، مگر جب موقع ملا ہم نے اُس کے ساتھ اتنی ہی درشتی اور بے باکی کی ہے۔

کیا تمہیں یاد نہیں وہ غریب مقدس بندہ، جو ہمیں بادشاہت کے معاملات سناتا تھا، اور ہم نے اُس کا مذاق اڑا کر اُس کا چہرہ شرمندگی سے جھکا دیا؟ کیا تمہیں یاد نہیں وہ ہماری خادمہ جو اپنے خُدا کی خدمت کے لیے تڑپتی تھی، مگر ہم نے اُس کے راستہ میں ہر رکاوٹ ڈالی، اور کوئی موقع نہ چھوڑا کہ اُس پر کوئی طعن یا تمسخر نہ کریں؟ اور اے خُدا کی بیش قیمت کتاب! اے میرے فادی کی امانت! میری گمراہی کے ایام میں کتنی ہی بار میں نے تجھ پر تھوکا اور تجھے گوشہ میں ڈال دیا تاکہ زمانہ

کا کوئی ناول میری توجہ پا لے! میں نے تجھے چپ رہنے کا حکم دیا تاکہ میں اخبار پڑھوں، یا کچھ اور زیادہ بے فائدہ — اور شاید کم بے ضرر — چیز سے اپنا دل بہلاؤں۔

اے مسیح کے خادموں! ہم نے تمہیں اپنے دلوں میں کس قدر حقیر جانا! اور اے تم حلیم دل محبوبو، جو بدکار نسل کے بیچ میں مسیح کے پیرو ہو، کتنی ہی بار ہم نے تم پر سخت باتیں کہیں، تمہاری دینداری کا مذاق اڑایا، تمہاری فروتنی کو حقارت کی نظر سے دیکھا، تمہاری دعاؤں پر ہنسی کی، اور اُن الفاظ پر لطیفے بنائے جو تمہارے دل کی اخلاص کو ظاہر کرنے تھے! ان سب میں ہم نے کیا کیا؟ کیا ہم نے حقیقتاً مسیح کے منہ پر تھوکا نہیں؟ او، ہم مل کر روئیں، ایسے جیسے کوئی پہلوٹھا بیٹا مر جائے اور اُس کی لاش اُن کے سامنے پڑی ہو۔

میں نے اپنے نجات دہندہ کے چہرہ پر تھوکا — مگر رحمتوں کی رحمت! وہ جو آج رات میرے سامنے کھڑا ہے، خود اپنے جرم کا معترف، یہ بھی کہہ سکتا ہے: "پر اُس نے میرے منہ پر نہ تھوکا، بلکہ اپنی محبت کے بوسوں سے مجھے بوسہ دیا۔" اور اُس نے کہا، "جا، تیرے بہت سے گناہ معاف ہو گئے؛ میں نے تیرے گناہوں کو بادل کی مانند مٹا دیا، اور تیرے قصوروں کو گہرے بادل کی مانند محو کر دیا۔"

پگھل جاؤ، اے آنکھو، اور ان رخساروں پر نمکین آنسوؤں کی طرح بہو، جب میں یاد کرتا ہوں کہ جسے میں نے کبھی حقیر جانا، اُس نے مجھے حقیر نہ جانا؛ جس سے میں نے نفرت کی، اُس نے مجھ سے نفرت نہ کی۔ بلکہ اگرچہ ہم نے گویا اپنا منہ اُس سے چھپا لیا، اُس نے ہم سے اپنا منہ نہ چھپایا، بلکہ آج ہم معاف شدہ گناہگار ہیں — حالانکہ کبھی ہم نے اُس کے ساتھ ویسی ہی بے حرمتی کی جیسی انہوں نے کی جنہوں نے اُس کے چہرہ پر تھوکا۔

یہ غم انگیز حقیقت بیان کرنے کے بعد، میں آگے بڑھتا ہوں۔ کاش روح القدس ان ہر ایک سچائی کو ہمارے دل پر نقش کرے، جب میں ان پر محض نظر ڈالتا ہوں۔

ہمارے آقا کا چہرہ تھوک سے بھرا کیوں تھا؟ میٹھا خیال! ہمارا چہرہ دھبوں سے بھرا تھا، اور اگر آقا ہمیں بچانا چاہتا تو اُس کا چہرہ بھی دھبوں سے بھرنا لازم تھا۔ اُس کے اپنے کوئی دھبہ نہ تھے، اس لیے یہ دھبے ٹھٹھا کرنے والوں کے ہونٹوں سے اُسے ملے۔ تم جانتے ہو کہ مناسب تھا کہ جو ہمیں بچانے آیا، وہ ہر بات میں ہماری مانند ٹھہرے۔ ہم زخمی تھے — پس "وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے زخمی ہوا۔" ہم بیمار تھے — اور "وہ ہماری بیماریاں اُٹھا لے گیا، اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔" چونکہ ہم کیڑے تھے، اُسے کہنا پڑا، "میں کیڑا ہوں اور آدمی نہیں۔" اور چونکہ ہم گناہگار تھے، اُسے ہمارا گناہ اُٹھانا پڑا، خطاکاروں میں شمار ہونا پڑا، اور موت کے لیے لے جایا گیا۔ ہر بات میں اُسے حقیقی قائم مقام بننا تھا اُن کا جن کو چھڑانے کے لیے وہ دنیا میں آیا۔

اور اب، اے میری جان! او اور اس عجیب منظر کو پھر دیکھ تیرے خُداوند یسوع مسیح کا چہرہ تھوک سے بھرا ہے! کیا کبھی اس سے زیادہ مکروہ اور نفرت انگیز منظر ہوا؟ مگر سنو — یہ تمہارا ہی حال ہے! تمہارے رخساروں پر اُس تھوک سے بدتر کچھ بہتا تھا؛ تمہاری آنکھوں سے اُس سے بدتر بہتا تھا جو سپاہیوں کے ہونٹوں سے نکلا؛ اور تمہارے منہ سے اُس سے بدتر چشمہ پھوٹا جو نجات دہندہ کے چہرہ پر گرا۔ او، آج رات اس آئینہ میں دیکھو، اے مسیح میں میرے عزیز بھائیو اور بہنو! کیونکہ مسیح کا چہرہ تمہاری جانوں کا آئینہ ہے — جو اُس نے سہا، وہی ہماری فطرت کا عکس ہے۔

ہائے! ہمارے اندر کیسے دھبے تھے! کیسے جہمی دھبے، جنہیں پانی کے دریا بھی نہ دھو سکتے تھے! کیسے کیسے گناہ — غرور، قہر، شہوت، اور خُدا کی نافرمانی! دھبے؟ نہیں — آفتاب نے ہم پر نظر ڈالی اور ہم قیدار کے ڈیروں کی مانند سیاہ ہو گئے۔ یہ اب دھبوں کا معاملہ نہ رہا، بلکہ ہماری فطرت گلی طور پر حبشی کی مانند سیاہ تھی۔ مگر اُس کے نام کو جلال ہو — اُس کے دھبوں نے تمہارے دھبے مٹا دیے؛ اُس تھوک نے ہمیں پاک کر دیا؛ ہم اب سیاہ نہیں رہے۔ ایمان کے وسیلہ آج ہم محسوس کرتے ہیں کہ نجات دہندہ کے چہرہ پر وہ تھوک ہمارے گناہ دھو گیا۔ اُس کی رسوائی نے ہمارا گناہ اُٹھا لیا، اُس تھوک نے ہمارا قصور مٹا دیا۔

اور اب وہ ہمارا کیا حال بیان کرتا ہے؟ تم جانتے ہو اُس کا چہرہ کیسا ہے — سنو کہ وہ ہمارا کیسے بیان کرتا ہے: "اے شہزادہ کی بیٹی! تیرا سر تیرے اوپر کرم ل کی مانند ہے، اور تیرے سر کے بال ارغوانی ہیں؛ بادشاہ اُن جھروکوں میں مقید ہے" (غزل 6-7:5)۔ اور پھر وہ کہتا ہے: "تو بالکل حسین ہے، اے میری محبوبہ! تجھ میں کوئی داغ نہیں۔" جب پہلی بار یہ کلام میرے دل میں اترا، تو میں یاد رکھتا ہوں کہ میرا دل کس قدر مگن ہو گیا۔ میں نہ سمجھ سکا کہ میرا خُداوند اور آقا میری آنکھوں میں دیکھ کر کہے: "دیکھ، تو حسین ہے؛ تجھ میں کوئی داغ نہیں۔"

ہاں! یہ ایک عظیم اور جلیل حقیقت ہے۔ ایمان اسے تھام لیتا ہے، محبت اس پر فریفتہ ہوتی ہے، دل اسے خزانہ جانتا ہے۔ اب مومن میں کوئی داغ باقی نہیں:

،میری ناراستی ڈھانپ دی گئی،
میں سزا سے آزاد ہوں۔"

قیمتی خون میں ایک غسل ہر داغ دھو دیتا ہے، ہمیں برف سے بھی زیادہ سفید کر دیتا ہے، اور ہم خُدا کے سامنے حَسینوں میں سب سے حَسین کھڑے ہیں، محبوب میں مقبول۔ سیکھو، اے مسیح کی کلیسیا! یہ عظیم سچائی — کہ نجات دہندہ کے چہرہ کی تھوک اور رسوائی نے تمہیں اُس گھناؤنی ناپاکی سے چھڑایا جو تمہیں بگاڑتی تھی، اور اسی لیے تم اُس کی جِلْم پر خوش ہو جو تمہاری ملامت اُٹھا لے گیا۔

مسیح نے جو رسوائی سہی، وہ اس کا عکس ہے جو ہم ابد تک سہتے اگر وہ ہمارا قائم مقام اور درمیانی نہ بنتا۔ اے میری جان! جب تو اپنے خُداوند کو ٹھٹھا اُڑایا جاتا دیکھے، یاد رکھ کہ یہ شرمندگی اور دائمی رسوائی اور طرح تیرا نصیب ہوتی، ہمیشہ کے لیے۔

دوزخ کے عذاب میں سے ایک عذاب رسوائی ہو گا — اپنے حماقت پر ہنسے جانا، اپنے گناہ کے لیے پاگل کہا جانا، محسوس کرنا کہ فرشتے ہمیں حقیر جانتے ہیں، خُدا ہم سے نفرت کرتا ہے، اور راستباز ہم سے بیزار ہیں۔ یہ وہ شعلہ ہو گا جو دوزخ میں انسان کی رُوح کو جلائے گا — کہیں عزت نہ پانا، حتیٰ کہ اپنے رذیل ساتھیوں میں بھی نہیں۔ دوزخ میں کوئی رتبہ نہیں، کوئی عزت نہیں — "احمقوں کی ترقی شرمندگی ہو گی، اور دائمی رسوائی اُن کی ہمیشہ کی میراث ہو گی۔"

اور سوچ، اے میری جان! یہ تیرا حصہ ہوتا، مگر تیرا آقا یہ تیرے لیے سہہ گیا، اور اب تو کبھی شرمندہ نہ ہو گا، کیونکہ تیرا آقا تیرے لیے شرمندہ ہوا؛ تُو نہ شرمندہ ہو گا، نہ شرم سار، کیونکہ اُس نے تیرا عار اُٹھا لیا، اُسے اپنے چہرہ پر سہا، اور تیری ملامت کو اپنے دل میں اتار کر ہمیشہ کے لیے دور کر دیا — یہ پھر کبھی یاد نہ لائی جائے گی۔

— اے عزیزو! اُس جلال کا سوچو جو آگے چل کر مسیحی کا منتظر ہے

ابھی ظاہر نہیں ہوا
کہ ہم کیسے جلیل ہوں گے؛
پر جب ہم اپنے نجات دہندہ کو یہاں دیکھیں گے،
ہم اپنے سردار کی مانند ہوں گے۔"

ہم فرشتوں کا انصاف کریں گے؛ گرے ہوئے ارواح اپنی بولناک گہرائیوں سے گھسیٹ کر لائی جائیں گی، اور ہم خُدا کے بیٹے کے ساتھ شریکِ عدالت ہو کر اُس سنجیدہ فیصلے پر "امین" کہیں گے جو اُن کے ابدی عذاب کو قائم کرے گا۔ ہم اُس کے ساتھ اس زمین پر ہزار برس حکومت کریں گے، اور پھر سفید پوشاک میں، اپنے جی اُٹھے بدنوں میں، فتحیاب ہو کر آسمان کے دروازوں میں داخل ہوں گے۔ وہاں ہم تاج پوش ہوں گے، شاہی خاندان کے شہزادوں کی مانند سلوک پائیں گے، فرشتے ہمارے خادم ہوں گے، اور اختیارات و سلاطین ہماری نغمہ سرائی میں مدد کریں گے۔ اُس جلالی تخت کے سامنے جہاں خُدا خود سلطنت کرتا ہے، ہم کھڑے ہوں گے، گائیں گے، جھکیں گے، عبادت کریں گے، اور ہم بھی اپنے تخت، اپنی سلطنتیں، اپنے تاج پائیں گے — اور ہم ابدالآباد، ابدالآباد، ابدالآباد سلطنت کریں گے۔

پھر ہم اُس چہرہ کی طرف نگاہ کریں گے جو تھوک سے ڈھکا گیا تھا، اور ہم کہیں گے، "یہ ساری جلالت اُس پیارے مسخ شدہ چہرہ کا پھل ہے، یہ سب کچھ اُس کی رُسوائی کا نتیجہ ہے، کیونکہ اُس نے اپنی صورت کو رُسوائی اور تھوک سے چھپایا نہیں۔" پس ہم نے "اپنے جامے دھوئے اور اُنہیں برّہ کے خون میں سفید کیا،" اسی لیے ہم آسمان کے جلال کی پوری روشنی میں قائم ہیں، اور اسی لیے ہم اُس کے مقدّس میں دن رات خُداوند یہوآہ کی خدمت کرتے ہیں۔ پس یہ شیریں خیال تمہارے دل میں بس جائے کہ مسیح کی رُسوائی نے تمہاری رُسوائی کو دُور کر دیا، اور اُس کے تھوک سہنے نے تمہاری ابدی عزت کو محفوظ کر دیا۔

اور اس مختصر مگر ہیجان انگیز فقرہ سے ایک اور عملی سبق یہ نکلتا ہے: "اُنہوں نے اُس پر تھوکا۔" اے مبارک آقا! "اگر میں تیرے مانند ہوں، تو وہ مجھ پر بھی تھوکیں گے۔" جتنا میں تجھ سے کم مشابہ ہوں، اتنا ہی جہاں مجھے دوست رکھے گا؛ لیکن اگر کبھی راہ چلتے لوگ مجھ میں ایسا کچھ دیکھ لیں جو ظاہر کرے کہ میں تیرے ساتھ رہا ہوں، تو وہ مجھے اُس تھوک کا بچا ہوا حصہ دیں گے جو وہ تیرے چہرہ پر نہ ڈال سکے۔ اے میرے خُداوند اور آقا! ایک دعا کرتا ہوں: "مجھے فضل دے کہ میں اُس تھوک کو برداشت کروں، شکرگزاری سے قبول کروں، اور خوش ہوں کہ مجھے نہ صرف تجھ پر ایمان لانے بلکہ تیری خاطر "دُکھ سہنے کے لائق سمجھا گیا۔"

میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اپنے پرانے ساتھیوں کے مذاق اور قہقہوں کو سہتے ہو، جب تم اُنہیں چھوڑ کر مسیح کے پیچھے چل پڑتے ہو۔ اپنے تعلقات اور گہرائیوں میں بھی تم ایسے برتاؤ سے گزرتے ہو جو جسم و خون کے لیے

خوشگوار نہیں۔ کیا کبھی شریر تمہارے کان میں یہ سرگوشی نہیں کرتا: ”مسیح کے ساتھ نہ چل، کیونکہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس کی ہر جگہ بُرائی کی جاتی ہے۔ اُسے چھوڑ دے اور عزت پا، اُس کے ساتھ مت جا جب وہ بازارِ باطل میں سے گزرتا ہے۔“ اُس کے ساتھ یہ ظالمانہ ٹھٹھا مت سہ۔

آہ! یہ شیطان کا نغمہ ہے۔ اپنے کان اُس پر بند کرو اور ایک پل بھی مت سنو، بلکہ آسمان کی اس سچی آواز کو سنو: ”اُس دن خوش ہو اور اُچھلو، جب لوگ میرے نام کی خاطر تم پر جھوٹا ہر طرح کا شر کہہ دیں، کیونکہ وہی اُنہوں نے نبیوں پر کیا جو تم سے پہلے تھے۔“ نہ صرف اپنے مال و اسباب کے لٹ جانے کو بلکہ اپنی عزت کے برباد ہونے کو بھی خوشی سے قبول کرو۔ جیسے ہمارے شیریں شاعر نے کہا

یسوع! میں نے اپنی صلیب اُٹھا لی
سب کچھ چھوڑ کر تیرا پیچھا کرنے کو؛
ننگا، غریب، رُسوائی کا نشانہ، ترک کیا ہوا
اب تُو ہی میرا سب کچھ ہے۔

اگر دنیا تمہیں نکال باہر کرے تو دوڑ کر اُس کے پاس جاؤ، اور اگر نہ نکالے تو خود اپنی مرضی سے باہر نکل جاؤ۔ لشکرگاہ سے باہر جا کر اُس کی نیندیا اُٹھاؤ۔ جب کبھی تمہارا دل بیٹھنے لگے تو اُس کو یاد کرو جس نے ”گناہگاروں کی ایسی مخالفت برداشت کی“ تا کہ تم دلشکستہ نہ ہو جاؤ۔ اگر کبھی تم اپنی صورت کو رُسوائی اور تھوک سے چھپانا چاہو تو یاد کرو کہ وہ اُسے سہہ رہا ہے، اور تم بھی اپنا چہرہ پیش کرو اور کہو: ”مجھے اپنے آقا کا شریک بنا، میرا سلوک بھی میرے خُداوند جیسا کر۔ اگر اُس پر تھوکتے ہو تو مجھ پر تھوکو، مگر اُس کے چہرے پر نہ ڈالو بلکہ میرے پر۔ میں خوش ہوں گا اگر میں اُسے بچا سکوں۔“ میرے لیے فخر ہے دُکھ سہنا، میری شیخی ہے اُس کے لیے حقیر جانا جانا۔

میں اپنی جلال کو اُس کی صلیب سے باندھتا ہوں
اور اپنی ساری رُسوائی کو بے وقعت جانتا ہوں۔

آہ! یہ وہ جلال ہے جو کوئی رئیس فرشتہ بھی نہ جان سکا۔ یہ جلال کہ یسوع کے لیے دنیا کے پاؤں تلے روندے جانا، اور مسیح کے ساتھ دُکھ اُٹھانے میں شراکت کا اعزاز؛ اور پھر اس سے بھی بڑے جلال کے ساتھ تاج پہننا، جب ہم اُس کے ساتھ ابد میں سلطنت کریں گے کیونکہ ہم نے اُس کے ساتھ نیچے دُکھ اُٹھایا۔

آخر میں، اس بات سے ایک اور سبق لو کہ ”اُنہوں نے اُس پر تھوکا۔“ اے مسیح کے بھائیو اور بہنو، جو اپنے آقا سے محبت رکھتے ہو، اُس کی تمجید کرو اور اُسے سراہو۔ ابتدائی کلیسیا اپنے شہیدوں کا کس قدر ذکر کرتی تھی! جب وہ نیک لوگ شکنجہ پر کھینچے گئے، اُن کا گوشت چمٹے ہوئے چمٹے سے نوچا گیا، ننگے مجمع کے سامنے دکھائے گئے، اُن کے اعضاء ایک ایک کر کے کاٹے گئے، اور پھر آگ میں جلانے گئے، مگر وہ پُرسکون کھڑے رہے اور بغیر آہ بھرے یہ اعلان کیا کہ خواہ اُنہیں ہزار ٹکڑوں میں کاٹ دیا جائے، وہ اپنے خُداوند اور آقا کو کبھی نہ چھوڑیں گے۔ تو کلیسیا اُن کی مدح سے گونج اُٹھی۔ ہر منبر پر اُن کا ذکر تھا، ہر ایماندار کے پاس اُن کا ایک قصہ تھا۔ تو کیا ہماری گفتگو اُس شہید، اُس جلیل گواہ، اُس فادی کی عزت سے نہ گونجے، جس نے ہمارے لیے یہ رُسوائی، یہ تھوک اور صلیب کی موت سہی؟ اُس کی تمجید کرو! اُس کی تمجید کرو! اے خون سے خریدے ہوئے، اُس کی تمجید کرو! صرف یہ گانے پر اکتفا نہ کرو

شاہی تاج لے آؤ
اور اُسے سب کا خُداوند ٹھہراؤ؛

بلکہ تاج لا کر اُس کے سر پر رکھو۔ اے صیُّون کی بیٹیو! نکل کر شاہ سلیمان سے ملو، اور اُسے دل و دست سے تاج پہناؤ۔ اپنی تمجید کی کھجور کی شاخیں لو اور اُس سے ملنے کو بڑھو، اپنے جامے راہ میں بچھاؤ، اور پکارو: ”ہُوشعنا! ہُوشعنا! مبارک ہے“ وہ جو خُداوند کے نام سے آتا ہے، جو اسیری کو قید کرتا اور آدمیوں کے لیے نعمتیں لاتا ہے۔

اپنے گھروں میں اُس کا ذکر کرو، اپنی گفتگو میں اُس کی مدح کرو، اپنے گیتوں میں اُس کی ستائش کرو، یہاں زمین پر اپنی نغمہ سرائی کو بھاؤ، یہاں تک کہ مٹی کا یہ خول اُتار کر آسمان میں داخل ہو جاؤ، اور وہاں جلتی زبانوں کے آتشیں گیت اُس کو دو، فرشتگانِ مقرب کی طرح بنو، اور اُس کے تخت کے گرد ابدی ہلبلیو گاؤ، پکارو: ”اُس کو جو ہم سے محبت رکھتا اور اپنے خون سے ہمیں ہمارے گناہوں سے دھو دیتا ہے، اُس کو جلال ابدالآباد ہو۔“

میں گویا اُسے دیکھ رہا ہوں، وہ میرے سامنے کھڑا ہے، وہی چہرہ جو تھوک کو سہہ چکا ہے۔ اے فرشتو! تاج لے آؤ، تاج لے آؤ، اور آج ہی اُس کے سر پر رکھو! میں وہ زخم دیکھ رہا ہوں جہاں کانٹوں نے اُس کا ماتھا چھیدا تھا۔ تاج لے آؤ، میں کہتا ہوں،

اور اُس کے سر پر رکھو! ہو گیا۔ ایک نعرہ آسمان تک بلند ہوتا ہے، جو بہت سے پانیوں کی آواز سے بھی بلند ہے۔ اور اب کیا؟ ایک اور تاج، پھر ایک اور، اور ایک اور، اور پھر ایک اور۔ اور اب میں اُسے دیکھ رہا ہوں—وہ وہاں کھڑا ہے، اور ”اُس کے“ سر پر بہت سے تاج ہیں۔

یہ کافی نہیں۔ اے مقدسو، جو مخلصی پا چکے ہو، اور تاج لاؤ! اے خون سے خریدے ہوئے، جب تم آسمان کے دروازوں میں سے داخل ہو، ہر ایک اُس کے لیے نیا تاج لائے۔ اور تُو، اے میری جان، خواہ ”تمام مقدسوں میں سب سے چھوٹی“ اور ”گناہگاروں میں سب سے بڑی“ ہے، اپنا تاج اُس کے سر پر رکھ! ایمان سے، میں اب یہ کرتا ہوں: ”اُس کو جو مجھ سے محبت رکھتا اور اپنے خون سے میرے گناہوں کو دھو دیتا ہے، اُسے جلال ابدالآباد ہو۔“ قطب سے قطب تک یہ صدا گونجے، بلکہ ساری زمین اور

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرچن

یُوحَنَّا 29:8-59، مرقس 9:14-1، یُوحَنَّا 1:12-7

مسیح نے اپنے مخالفوں سے یوں کلام کیا۔

یُوحَنَّا 29:8

اور جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے، باپ نے مجھے اکیلا نہ چھوڑا کیونکہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اُسے پسند ہیں۔

اے بھائیو! جو کلام مسیح نے کہا، میں اُمید کرتا ہوں کہ اُس کے بہت سے خادم بھی اُسی طور پر کہہ سکیں۔ ”جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے“ — خُدا کی حضوری اپنے خادموں کو کیسا زور اور تسلی بخشتی ہے! ”باپ نے مجھے اکیلا نہ چھوڑا۔“ کیا مُبارک ہے وہ احساس کہ ہمارے پیچھے ہمارے اقا کے قدموں کی آہٹ ہے، اور ہمارے اندر اُس کی حضوری کا ہیکل ہے! مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے جیسے مسیح نے کہا کہ ”میں ہمیشہ وہی کرتا ہوں جو اُسے پسند ہیں“ کیونکہ افسوس! آج بھی ہمیں اپنے گناہوں کی یاد ہے اور ہم اُن کا اُس کے حضور اقرار کرتے ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ وہ وفادار اور عادل ہے کہ ہمارے گناہ معاف کرے۔

آیات 30-31

جب وہ یہ باتیں کہہ رہا تھا تو بھُتوں نے اُس پر ایمان لایا۔ تب یسوع نے اُن یہودیوں سے جو اُس پر ایمان لائے تھے کہا، ”اگر تم میرے کلام پر قائم رہو تو حقیقت میں میرے شاگرد ہو۔“ صرف اقرار کرنا کسی کو مقدس نہیں بناتا، بلکہ نیک کام میں قائم رہنا لازم ہے۔ جیسے کوئی شاگرد چند برس کے لیے شاگردی پر باندھا جاتا ہے، اُسی طرح کوئی شخص مسیح کا نہیں جب تک ہمیشہ اُس کا نہ ہو۔ زندگی اور موت دونوں میں پورا وجود خُداوند کے لیے وقف ہونا چاہیے۔

آیات 32-34

اور تم سچائی کو جانو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی۔“ انہوں نے جواب دیا، ”ہم تو ابرہام کی نسل ہیں اور کبھی کسی کے“ غلام نہیں ہوئے، تو تُو کیوں کہتا ہے کہ تم آزاد کیے جاؤ گے؟“ یسوع نے اُن سے کہا، ”میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا غلام ہے۔“ اصل میں یونانی عبارت میں ہے: ”جو کوئی گناہ بناتا ہے“ — یعنی جو اُسے اپنی پسند اور خوشی کا وسیلہ بنائے۔ ایسا شخص گناہ کا غلام ہے اور خُدا کا بیٹا نہیں۔

آیت 35

”اور غلام ہمیشہ گھر میں نہیں رہتا، بیٹا ہمیشہ رہتا ہے۔“ غلام وقتی حقوق رکھتا ہے، مگر بیٹے کا حق دائمی ہے۔

آیت 36

”پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے تو تم واقعی آزاد ہو گے۔“ یعنی بیٹوں کا حق اور آزادی تمہیں ملے گی۔

آیات 37-38

میں جانتا ہوں کہ تم ابرہام کی نسل ہو، مگر تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو کیونکہ میرا کلام تم میں جگہ نہیں پاتا۔ جو میں نے ”اپنے باپ سے دیکھا ہے وہ کہتا ہوں، اور جو تم نے اپنے باپ سے دیکھا ہے وہ کرتے ہو۔“

ہر ایک اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے؛ ناپاک چشمہ ناپاک پانی ہی بہاتا ہے۔ سانپ سے میٹھا گیت اور بلبل سے پہنکار کی امید نہیں کی جاتی۔ مسیح باپ سے آیا تو خدا کو ظاہر کرتا ہے، اور بے دین اپنے باپ ابلیس کو ظاہر کرتے ہیں۔

آیات 39-42

وہ بولے، ”ہمارا باپ ابرہام ہے۔“ یسوع نے کہا، ”اگر تم ابرہام کے فرزند ہوتے تو ابرہام کے کام کرتے۔ مگر اب تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو، ایک ایسا آدمی جس نے تمہیں وہ سچ کہا جو خدا سے سنا۔ ابرہام نے یہ نہ کیا۔ تم اپنے باپ کے کام کرتے ہو۔“ وہ بولے، ”ہم حرامزدگی سے پیدا نہیں ہوئے، ہمارا ایک ہی باپ ہے یعنی خدا۔“ یسوع نے کہا، ”اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت رکھتے کیونکہ میں خدا سے نکل کر آیا ہوں؛ میں خود سے نہیں آیا بلکہ اُس نے مجھے بھیجا۔“

آیات 43-44

تم میری بات کیوں نہیں سمجھتے؟ اس لیے کہ تم میرا کلام سن ہی نہیں سکتے۔ تم اپنے باپ ابلیس کے ہو اور اپنے باپ کی ”خوابشیں پوری کرنا چاہتے ہو۔“

یسوع کبھی نرم کلام ہی نہیں کرتا بلکہ جب مرض پرانا اور مہلک ہو تو تیز نشتر لگاتا ہے۔

آیت 44 (جاری)

وہ شروع سے ہی قاتل ہے اور سچائی میں قائم نہ رہا کیونکہ اُس میں سچائی ہے ہی نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی ”طبع سے بولتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے اور جھوٹ کا باپ ہے۔“

آیات 45-46

اور چونکہ میں سچ کہتا ہوں اس لیے تم میرا یقین نہیں کرتے۔ تم میں سے کون مجھے گناہ گار ٹھہرا سکتا ہے؟ اور اگر میں ”سچ کہتا ہوں تو تم میرا ایمان کیوں نہیں لاتے؟“

آیات 47-48

جو خدا کا ہے وہ خدا کے کلام سنتا ہے، تم اس لیے نہیں سنتے کیونکہ تم خدا کے نہیں۔“ یہودی جواب میں بولے، ”کیا ہم ٹھیک“ نہیں کہتے کہ تُو سامری ہے اور تجھ میں بدروح ہے؟“

آیات 49-51

یسوع نے کہا، ”مجھ میں بدروح نہیں بلکہ میں اپنے باپ کی تعظیم کرتا ہوں اور تم میری بے عزتی کرتے ہو۔ میں اپنی جلالت نہیں ڈھونڈتا، ایک ہے جو ڈھونڈتا اور فیصلہ کرتا ہے۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو میرے کلام پر قائم رہے گا وہ کبھی ”موت کو نہ دیکھے گا۔“

آیات 52-56

یہودی بولے، ”اب ہم جان گئے کہ تجھ میں بدروح ہے۔ ابرہام مر گیا اور نبی بھی، اور تُو کہتا ہے کہ جو تیرے کلام پر قائم رہے گا وہ موت کا ذائقہ نہ چکھے گا۔ کیا تُو ہمارے باپ ابرہام سے بڑا ہے جو مر گیا؟“ یسوع نے کہا، ”اگر میں اپنی عزت کروں تو میری عزت کچھ نہیں؛ میرا باپ ہے جو میری عزت کرتا ہے، جسے تم اپنا خدا کہتے ہو۔ مگر تم نے اُسے نہیں جانا، میں اُسے جانتا ہوں، اور اگر کہوں کہ نہیں جانتا تو تمہاری مانند جھوٹا ہوں گا۔ لیکن میں اُسے جانتا ہوں اور اُس کا کلام مانتا ہوں۔ تمہارے ”باپ ابرہام نے میری دن کو دیکھ کر خوشی منائی، اور اُس نے دیکھا اور خوش ہوا۔“

آیت 57

”یہودی بولے، ”تیری عمر پچاس برس کی بھی نہیں اور تُو نے ابرہام کو دیکھا؟“

آیت 58

”یسوع نے کہا، ”میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں، پیشتر اس سے کہ ابرہام پیدا ہوا، میں ہوں۔“

آیت 59

تب انہوں نے اُس پر پتھر اُٹھائے تاکہ اُسے ماریں، مگر یسوع چھپ گیا اور ہیکل سے نکل کر اُن کے بیچ میں سے گزر گیا۔

مرقس 9:1-14

- اور فصح اور بے خمیری روٹیوں کا عید دو دن کے بعد تھی، اور سردار کابن اور فقہاء یہ تدبیر کر رہے تھے کہ کس طرح اُسے فریب سے پکڑ کر قتل کریں۔ لیکن وہ کہنے لگے، عید کے دن نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ قوم میں ہنگامہ برپا ہو۔

2

— اور جب وہ بیت عنیاہ میں سمعان کوڑھی کے گھر میں تھا ایک مشہور شخص۔ سمعان نام کے بہت سے لوگ تھے، اس لئے پہچان کے لئے ایک اور نام لگانا پڑا۔ تمہیں یاد ہے سمعان فریسی، جس کے گھر میں مسیح کو ایک عورت نے آنسوؤں سے اُس کے پاؤں دھو کر مسح کیا۔ یہ دوسرا سمعان ہے—فریسی نہیں بلکہ کوڑھی۔ بے شک شفا یافتہ شخص، کیونکہ وہی مہمان بلا سکتا تھا۔ اور یہ سوال ہی نہیں کہ اُسے کس نے شفا دی، کیونکہ کوڑھ کو کوئی نہیں شفا دے سکتا، سوا ہمارے آسمانی خداوند کے۔ ”اور وہ بیت عنیاہ میں سمعان کوڑھی کے گھر میں تھا۔“

3

- جب وہ دسترخوان پر بیٹھا تھا تو ایک عورت اُئی، جس کے ہاتھ میں سنگ مرمر کا عطر دان تھا، جس میں نہایت قیمتی خالص نارد کا عطر تھا۔ اُس نے عطر دان توڑا اور اُس کے سر پر اُنڈیل دیا۔ اُس کے سر پر اُنڈیل دیا—سیال نارد اُس کے گیسوؤں پر بہہ نکلا، اور جیسے ہارون کے ساتھ ہوا، ویسے ہی ضرور اُس کی داڑھی سے نیچے کپڑوں کے دامن تک اُتر گیا۔

4

- اور بعض نے اپنے دل میں بیزاری کی، اور کہا، یہ عطر یوں ضائع کیوں کیا گیا؟ متی لکھتا ہے کہ یہ شاگرد تھے—شرم اُن پر! عطر کا یہی اصل مصرف تھا۔ جب وہ عطر دان میں بند تھا تو زیادہ ضائع تھا، کیونکہ کچھ نہیں کر رہا تھا۔ لیکن جب باہر آیا تو اپنا کام کر رہا تھا—ہر طرف خوشبو بکھیر رہا تھا۔ ”یہ عطر ضائع کیوں کیا گیا؟“ جب جانیں مسیح کی عزت میں قربان ہوں، یا قوت اُس کی خدمت میں صرف ہو، تو یہ ضائع نہیں۔ یہی زندگی اور طاقت کا مقصد ہے—کہ وہ اُسی کے لئے صرف ہو۔

5

- ”کیونکہ یہ تین سو دینار سے زیادہ میں بیچا جا سکتا تھا اور غریبوں کو دیا جا سکتا تھا۔“ اور وہ اُس پر بُڑبڑانے لگے۔

6

- مگر یسوع نے کہا، ”اُسے چھوڑ دو، تم کیوں اُسے تنگ کرتے ہو؟ اُس نے میرے لئے ایک نیک کام کیا ہے—یا میرے اندر ایک نیک کام کیا ہے۔“

7

— کیونکہ غریب تو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے اگر آج مدد دو، کل پھر وہ غریب ہیں اور پھر مدد چاہیں گے۔ یا اگر اُن کی مدد کرو اور وہ خدا کے پاس چلے جائیں، تو دوسرے ”غریب ضرور آ جائیں گے، کیونکہ وہ زمین سے کبھی ختم نہ ہوں گے۔“ غریب تو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے۔

7

- اور جب چاہو اُن کے ساتھ نیکی کر سکتے ہو، مگر میں ہمیشہ تمہارے ساتھ نہ رہوں گا۔ میرے لئے تم یہ کام صرف اُن چند دنوں میں کر سکتے ہو جو میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ایک ہفتہ میں مصلوب کیا جاؤں گا۔ چالیس ”دن بعد میں تم سے رخصت ہو جاؤں گا۔ تم ہمیشہ مجھے اپنے پاس نہ پاؤ گے۔“

8

- ”اُس نے جو کچھ کر سکتی تھی کیا: وہ پیشگی میرے بدن کو دفن کے لئے مسح کرنے آئی ہے۔

9

- میں تم سے سچ کہتا ہوں، جہاں کہیں ساری دنیا میں یہ خوشخبری سنائی جائے گی، وہاں یہ بھی جو اُس نے کیا اُس کی یادگار کے لئے کہا جائے گا۔

اور آج تک ایسا ہی ہے—مسیح کی خوشخبری آج رات بھی سنائی جا رہی ہے، اور اس عورت کی محبت کو یاد کیا جائے گا۔ یوحنا نے بھی اپنے بارہویں باب میں اس کا ذکر کیا ہے۔

یوحنا 12: 6-1

1

- پھر یسوع فسح سے چھ دن پہلے بیت عنیاہ آیا، جہاں لعزر تھا جو مر گیا تھا، جسے اُس نے مُردوں میں سے جلايا تھا۔ وہاں اُنہوں نے اُس کے لئے ایک ضیافت تیار کی؛ اور وہ سمعان کوڑھی کے گھر میں تھی، جو اس عزیز خاندان کا قریبی دوست یا شاید رشتہ دار تھا، کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ مارتھا خدمت کر رہی تھی، اور لعزر اُن میں سے تھا جو اُس کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے تھے۔ دونوں خاندان اس تہوار کے لئے یکجا ہو گئے تھے، اور بجا طور پر ایسا ہوا، کیونکہ ایک گھر میں کسی کو کوڑھ سے شفا ملی تھی، اور دوسرے میں لعزر مُردوں میں سے جلايا گیا تھا۔ یہ ایک مُقدس اور مسرت انگیز ضیافت تھی۔

2

- اور مارتھا خدمت کرتی رہی؛ مگر لعزر اُن میں سے تھا جو اُس کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے تھے۔ تب مریم نے ایک من —خالص نارد کا نہایت قیمتی عطر لیا اور یسوع کے پاؤں پر ملا

دیگر مُبشر نے کہا کہ اُس نے اُس کے سر پر بھی ملا۔ اور دونوں صحیح ہیں۔ اُس نے اُس کا سر بھی اور پاؤں بھی معطر کئے۔

3

- اور اُس کے پاؤں اپنے بالوں سے پونچھے؛ اور گھر اُس عطر کی خوشبو سے معمور ہو گیا۔ ہر ایک نے اُسے محسوس کیا اور اُس سے اُطف اُٹھایا، اور جان لیا کہ یہ کس قدر قیمتی عطر ہے جو اپنی لطیف مہک سے فضا کو بھر دیتا ہے۔

4

— تب اُس کے شاگردوں میں سے ایک، یہوداہ اسکریوتی، سمعان کا بیٹا، جو اُسے پکڑوانے والا تھا، کہنے لگا

مجھے تعجب ہے کیا وہ اُسی سمعان کوڑھی کا بیٹا تھا؟ اور کیا ایک رُوحانی کوڑھ اُس سے چمٹا ہوا تھا؟ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ ایسا ہی تھا۔

5

- یہ عطر تین سو دینار میں بیچ کر غریبوں کو کیوں نہ دیا گیا؟

6

- یہ اُس نے اِس لئے نہ کہا کہ اُسے غریبوں کی پروا تھی، بلکہ اِس لئے کہ وہ چور تھا، اور بٹوہ اُس کے پاس رہتا تھا، اور جو اُس میں ڈالا جاتا تھا اُسے نکال لیتا تھا۔

دیکھو! نیکوں کے کاموں کے سب سے سخت ناقد اکثر وہی نکلتے ہیں جو خود دیانتدار نہیں ہوتے۔ یہوداہ مریم کے کام پر برہم ہوا، اور دعویٰ کیا کہ وہ غریبوں کا خیر خواہ ہے، مگر اندر ہی اندر وہ چور تھا۔ جب کوئی شخص پاکباز مردوں یا عورتوں کو

جلدی اور سختی سے ملامت کرے، تو تم بھی اُسے اُسی جلدی سے ملامت کرنے میں دریغ نہ کرو۔ وہ عموماً ایک یہوداہ ہی ہوتا ہے۔